CSS-2023 اسلامیات

You have got potential
Good luck! ✨

سوال نمبر 3:

پیغمبر اقدس ﷺ کی حیات طیبہ جنگی حکمت عملی کے لیے نمونہ عمل ہے، وضاحت کریں۔

تعارف:-

حضرت محمد ﷺ کی دس سالہ زندگی سرد یا گرم جنگوں پر مشتمل ہے۔ حدیث، سیرت اور مغازی کی کتابوں میں غزوات اور معرکوں کی طویل فہرست ملتی ہے۔ ان میں سے 28 غزوات میں آپ ﷺ بنفس نفیس شریک ہوئے۔ اور 77 سرایا میں آپ ﷺ کی زیر ہدایت آپ کے نائبین نے شرکت کی۔ ان تمام جنگی کارروائیوں کے نتیجے میں دس لاکھ مربع میل پر مشتمل وسیع اسلامی اسٹیٹ قائم ہوئی۔ مسلم شہداء اور کفار مقتولین کی تعداد جو ان جنگوں میں کام آئی 255 اور 259 علی الترتیب ہے۔ اس طرح جنگی قیدیوں کی کل تعداد 6564 ہے۔ جن میں صرف دو قیدیوں کو ان کے سنگین جرائم کی پاداش میں قتل کیا گیا۔

... محمد ﷺ کی جنگی فراست

Scanned with CamScanner

Concise your introduction

اور حربی صلاحیت کا منہ بولتا ثبوت ہیں جو
اس امر کی دلیل ہے کہ آپ دنیا کے بہترین
اور کامیاب ترین سپہ سالار تھے اور اس میدان
میں بھی آپ بہترین اسوہ حسنہ ہیں۔
حضور ایک عالمگیر انقلاب کے داعی تھے
جس کی بنیاد اس حقیقت پر تھی کہ اللہ
کے سوا کوئی الہ (Sovereign) یعنی حاکم
نہیں لا الہ الا اللہ کے نعرہ انقلاب کی زد ان
تمام خداؤں پر پڑتی تھی جن کی پوجا کی جا
رہی تھی وہ مٹی و دھات کے بنے ہوئے بت ہی
نہ تھے بلکہ خواہشات نفس خاندان و برادری
کے بت، نسل پرستی اور ناجائز معاشی
مفادات، سب اس کی زد میں آتے تھے۔
عرب میں فوجی تنظیم کا معیار اتنا بلند نہ تھا۔
آپ نے باقاعدہ صف بندی کا طریقہ اختیار
کیا۔ صفوں کو درست کرنے کے لیے سپیشل افسر
(اوزنے) بھی مقرر فرمایا۔ صف بندی کے
بعد آپ خود معائنہ کرتے تھے اور کم عمر
اور ناقابل اعتماد آدمیوں کو فوج سے نکال
دیتے تھے۔

Scanned with CamScanner

بطور سپہ سالار آپ ﷺ کے اوصاف

Add a paragraph here

① نظریہ جنگ میں تبدیلی:

آپ ﷺ قرآنی آیات تعلیمات کی عملی تصویر تھے۔ جنگ اور معرکہ میں آپ ﷺ نے احکام الٰہی کی پوری پوری پابندی کی ہے۔ آپ ﷺ تاریخ انسانی میں منفرد سپہ سالار ہیں جنہوں نے جنگ کا مقصد اور نقطہ نظر ہی بدل دیا۔ عربوں میں جنگ کے لیے کا کلمہ استعمال کیا جاتا تھا جس سے مقصود ذاتی انتقام لینا اپنی بہادری کا سکہ بٹھانا، ملک میں وسعت دینا اور دیگر دنیاوی خواہشات کی تکمیل تھا" آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ ایک شخص مال غنیمت کے لئے لڑتا ہے اور دوسرا شہرت کے لئے لڑتا ہے تیسرا قومی یا وطنی حمیت کے لیے لڑتا ہے ان میں سے کس کی لڑائی فی سبیل اللہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا جو قومی حمیت کے لیے لڑتا ہے۔"

Do not write a heading on the last line

② عزم راسخ اور ارادہ محکم:

رسول اللہ ﷺ کا تن تنہا مشرکین کے ابتلائے ... نزول

Scanned with CamScanner

Concise your paragraph length

وہی ہے کہ اپنے آخری دم تک ڈٹے رہنا آپؐ کے قوی اور مضبوط ارادے کی دلیل ہے پر ارادہ کبھی متزلزل نہ ہو سکا۔ آپؐ نے اعراض، تکذیب، مصیبتوں اور خطرات کو صبر سے برداشت کیں اور اپنے شہر سے دوسرے شہر میں ہجرت کر گئے اور ہمیشہ مقابلہ کرتے رہے۔ یہاں تک کہ آپؐ کی قوت سہارا بننے کے قابل ہو گئی اور اسلام مضبوط ہو گیا۔ پھر آپؐ نے اس طاقت سے اپنے اندرونی اور بیرونی دشمنوں کا مقابلہ کیا۔ آپؐ تمام نامساعد حالات میں ثابت قدم رہے۔ اپنے ارد گرد کے تمام لوگوں سے برابر مقابلہ جاری رکھا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے دین کو غالب کر دیا۔ رسول اللہؐ نے کبھی دشمنوں کی بے اندازہ فوجی طاقت کی ذرا پروا نہ کی، نہ اپنا ارادہ بدلا۔ حضرت محمدؐ کی پوری زندگی قوی اور مضبوط ارادے کی بہترین مثال ہے

③ مشقولیت کا تحمل:

مسلمانوں میں کوئی بھی ایسا آدمی نہ تھا جو رسول اللہؐ کے ساتھ تمام جنگی [illegible]

اعمال میں عظیم ذمہ داری کو برداشت
کر سکتا اور پھر حضرت محمدؐ کے اعمال و مقام
کتنے عظیم تھے کہ جنہوں نے تاریخ کا رخ
بدل کر رکھ دیا۔ اور اس ذمہ داری سے بڑھ
کر اور کونسی عظیم اور نازک ذمہ داری
ہے جیسے حضور ص نے اولین ابتدائے وحی سے
لے کر رفیق اعلیٰ سے ملنے تک اٹھائے رکھا۔
یہ صحیح ہے کہ آپؐ کے صحابہ رضہ آپؐ سے
ہر معاملہ میں تعاون کرتے تھے لیکن ہر
چیز کی ذمہ داری صرف رسول اللہؐ کی
ذات اقدس پر تھی۔

④ غیر متزلزل اور غیر متغیر پختہ مزاج:
حضرت محمدؐ کی طبیعت میں فتح اور
شکست دونوں حالتوں میں کبھی تغیر اور
تبدیل نہیں ہوا۔ آپؐ اپنے اعصاب
پر اس طرح قابو رکھتے تھے جو خیال سے
زیادہ حقیقت پر مبنی ہوتا تھا۔ انتہائی
خطرناک حالات اور مشکل مقامات میں بھی

جنگ احزاب کے دن بھی اپنے حواس
کو برقرار رکھنا کچھ آسان کام نہ تھا۔ نعوذ باللہ
پھر [illegible] کہ غزوات کے بعد اس کے باوجود

آپ ﷺ اپنے حواس پر غالب رہے۔ لشکروں کا
مقابلہ کیا اور یہود کا خاتمہ کر دیا۔

فتح مکہ کی مثال:

مسلمانوں نے آپ ﷺ کو اس دن اس
حال میں دیکھا کہ آپ ﷺ کا سر مبارک پالان
پر جھکا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے دنیا میں سے
بے انتہا تواضع اور انکسار کا اظہار ہو رہا تھا
یہاں تک کہ آپ ﷺ کی داڑھی مبارک
سواری پالان کے وسط کو چھو رہی تھی اور
جتنا آپ ﷺ کو اس فتح کی اہمیت کا
احساس ہوتا جاتا، اسی قدر اپنی سواری
پر خدا کے حضور جھکتے جاتے، سجدہ شکر
بجا لاتے۔

(iv) مردم شناسی قابلیت کی معرفت:

رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کرام کی
نفسیات اور قابلیت کو بہت اچھی طرح
جانتے تھے، کیونکہ آپ ﷺ انہی میں ایک
فرد کی طرح زندگی گزار رہے تھے اور
رنج و راحت میں ان کا ساتھ شریک
رہتے اسی طرح معاملے میں مساوات کا
سلوک کرتے۔ آپ ﷺ تمام صحابہ کی خوبیاں
اور کمالات الگ الگ بیان کرتے تھے۔ آپ ﷺ

ہر آدمی کو اسی کام پر متعین فرماتے جس
کام کو اس کی جسمانی اور عقلی طاقت برداشت
کر سکتی۔ یہی وجہ تھی کہ اکثر صحابہ ان
مہمات کو با آسانی سرانجام دے دیتے جو
ان کے سپرد کی جاتیں۔ آپؐ نے جنگ
حنین کے بعد مؤلفۃ القلوب کی دلوں کو
دولت دے کر مائل کر لیا، اسی لئے دشمن
کا مادہ ان کے دماغوں کو ماؤف کر رکھا
تھا، ان لوگوں نے ابھی ایمان کی
حلاوت نہیں چکھی تھی

It means the innovations he did
Not the rules he made

حضورؐ کی جنگی اصلاحات:

اسلام نے ہر شخص کو بنیادی حقوق
عطا فرمائے ہیں، حتیٰ کہ ظلم کے پہلو کو روا
نہیں رکھا ہے۔ اہل قتال ہی پر تلوار
اٹھانا جائز ہے، ان پر بھی دست درازی
کا غیر محدود حق حاصل نہیں ہے، بلکہ اس
کے لیے بھی کچھ حدود ہیں جن کی پابندی
ضروری ہے۔ حضورؐ نے ان حدود و آداب
کی پابندی مجاہدین کے لیے لازمی
قرار دیا ہے۔ ان آداب کو الگ الگ
کر کے بیان کیا گیا ہے

Scanned with CamScanner

① غفلت میں حملہ کرنے سے احتراز:

اہل عرب کا قاعدہ تھا کہ رات کے وقت جب لوگ سو جاتے تو ان پر حملہ کر دیتے۔ نبی کریم ﷺ نے ان عادت کو بند کیا اور قاعدہ مقرر کیا کہ صبح ہونے سے پہلے دشمن پر حملہ نہ کیا جائے۔

حضرت انس بن مالک رض خیبر کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"نبی کریم ﷺ جب رات کے وقت کسی قوم پر پہنچتے تو جب تک صبح نہ ہو جاتی حملہ نہ کرتے۔"

② آگ میں جلانے کی ممانعت:

عرب اور غیر عرب شدت سے ~~جو~~ انتقام میں دشمن کو آگ میں ڈال دیا کرتے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے اس وحشیانہ حرکت سے بھی منع فرمایا۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا۔

"آگ کا عذاب دینا سوائے آگ کے پیدا کرنے والے کے کسی کو سزاوار نہیں ہے۔"

Scanned with CamScanner

(۷) لوٹ مار کی ممانعت :-

اسلام نے جنگ کی صورت میں کامیابی ہونے پر لوٹ کھسوٹ سے منع کیا ہے۔ ایک دفعہ سفر جہاد میں صحابہ نے کچھ بکریاں لوٹ لیں اور ان کا گوشت پکا کر کھانا چاہا۔ نبی کریم ﷺ کو جب خبر ہوئی تو آپ ﷺ نے دیگچیاں الٹ دیں اور فرمایا

"لوٹ کھسوٹ کا مال مردار سے بہتر نہیں ہے"۔

(۸) تباہ کاری کی ممانعت :

اقوام کی پیش قدمی کے وقت فصلوں کو خراب کرنا، کھیتوں کو تباہ کرنا، بستیوں میں قتل عام اور آتش زنی کرنا جنگ کے معمولات میں سے ہے مگر اسلام ان چیزوں کو فساد سے تعبیر کرتا ہے اور سختی کے ساتھ ناجائز قرار دیتا ہے۔

قرآن مجید میں ہے

"اور جب وہ حاکم بنتا ہے تو کوشش کرتا ہے کہ زمین میں فساد پھیلائے اور فصلوں اور نسلوں کو تباہ کرے۔ مگر اللہ تعالیٰ فساد کو پسند نہیں کرتا"۔

(سورۃ بقرہ : 205)

Scanned with CamScanner

⑤ قتل سفیر کی ممانعت:

سفراء اور قاصدوں کے قتل سے بھی نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ مسلمہ کذاب کا قاصد عبداللہ بن الحارث جب اس کا گستاخانہ پیغام لے کر حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ اگر قاصدوں کا قتل منع نہ ہوتا تو میں تیری گردن اڑا دیتا۔

⑥ بدعہدی کی ممانعت:

غدر، نقض عہد اور معاہدین پر دست درازی کرنے کی برائی کے متعلق بے شمار احادیث آتی ہیں جن کی بنا پر اسے فعل اسلام میں بدترین قرار دیا۔

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔

"جو کوئی کسی معاہد کو قتل کرے گا اسے جنت کی بو تک نصیب نہیں ہو گی حالانکہ اس کی بو چالیس برس کی مسافت سے محسوس ہو جاتی ہے۔"

Conclude properly
Try molding your headings according to what has been asked
Try highlighting your references

Scanned with CamScanner